بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۹ صفر ۱۳۹۸ھ * ۲۹ صلح ۱۳۵۷ ہش * ۲۹ جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے تھے

آپؐ سے پہلے کسی نبی نے بھی اِس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں دُنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بُلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے اور یہ امر قرآن شریف سے بخوبی ثابت ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج میں نے قرآن کے اُتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جس قدر نازل ہونا تھا نازل ہو چکا اور مستعد دلوں میں نہایت عجیب اور حیرت انگیز تبدیلیاں کر چکا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو اُن پر پورا کر دیا اور یہی دو رُکن ضروری ہیں جو ایک نبی کے آنے کی علّتِ غائی ہوتے ہیں۔ اب دیکھو! یہ آیت کس زور وشور سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز اِس دُنیا سے کوچ نہ کیا جب تک کہ دینِ اسلام کو تنزیلِ قرآن اور تکمیلِ نفوس سے کامل نہ کیا گیا اور یہی ایک خاص علامت منجانب اللہ ہونے کی ہے جو کاذب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نبی نے بھی اس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا کہ ایک طرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھ پوری ہو جائے اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور بایں ہمہ کفر کو ہر یک پہلو سے شکست اور اسلام کو ہر یک پہلو سے فتح ہو.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت پر اس دلیل سے نہایت اعلیٰ و اجلیٰ ثبوت پیدا ہوتا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں دُنیا میں بھیجے گئے کہ جب دُنیا زبانِ حال سے ایک عظیم الشان مصلح کو مانگ رہی تھی اور پھر نہ گئے جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کر دیا۔"

(نور القرآن ۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ابھی ٹانگ کے زخم کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

نمایاں کامیابی

میری بچی عزیزہ عائشہ نسیم ملک نے لاہور بورڈ کے ایف۔ ایس سی کے امتحان میں ۷۹ ٪ حاصل کر کے لڑکیوں میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیزہ نے میٹرک کے امتحان میں بھی ۷۷ ٪ نمبر حاصل کر کے دوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی عزیزہ کو نمایاں کامیابی سے نوازے اور دین ودُنیا کی برکات سے حصہ دے۔ آمین

(ڈاکٹر محمد نسیم ملک ۱۱۔ طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۹۔۳۰۔ ۳۱ صلح (جنوری) بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس موقع پر تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(صدر الالعاب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ

۳ تا ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء

قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اپنے ہاں ۳ سے ۱۰ فروری تک ہفتہ وصولی کا اہتمام فرمائیں اور اس دوران زیادہ سے زیادہ وصولی کے لئے کوشش کریں اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ر صلح ۱۳۵۷ہش
۲۹ر جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک اعمال کی بجا آوری میں حُسنِ نیّت کی بُنیادی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث کے ایک مختصر سے فقرہ میں ایک بہت بڑی صداقت پر نہایت ہی احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے اور اِس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اگر احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو اعلیٰ سے اعلیٰ اور نیک سے نیک کام بھی انسان کے لئے اجر و ثواب اور اکرام و انعام کی بجائے خسران و تباب کا موجب ہو سکتا ہے۔ حدیث مذکور کا وہ جامع و مانع فقرہ یہ ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی سب اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہوتا ہے۔ مراد یہ کہ اگر نیّت نیک ہو تو نیک اعمال اجر و ثواب کا موجب ہوں گے بصورتِ دیگر نیک اعمال کے نتیجہ میں اجر و ثواب کا ملنا تو درکنار انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا مورد بھی بن سکتا ہے۔

اِس حدیث کا اطلاق جملہ نیک اعمال پر ہوتا ہے۔ کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اِس حدیث میں بیان کردہ بنیادی اصول کی کار فرمائی سے مبرّا ہو۔ ایمان، صوم و صلوٰۃ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات انفاق فی سبیل اللہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد الغرض کوئی فعل اور کوئی عمل بھی ایسا نہیں جس میں اجر و ثواب کا مدار نیّت پر نہ ہو۔ اِسی لئے ہر کام میں نیّت کے درست ہونے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اِس ضمن میں ہم فی الوقت ایک خاص عمل میں نیّت کے درست ہونے یا نہ ہونے کے یکسر متضاد انجام پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ عمل نیک اتنا ضروری اور اہم ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اِس کی بے حد تاکید فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں اس کی عظمت و اہمیت کو بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور وہ ہے طلب و حصولِ علم کی جدّ و جہد۔

جہاں تک حصولِ علم کی ترغیب کا تعلق ہے وہ اِس امر سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمّت کی بھلائی کے لئے جو جامع دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائیں ان میں سے ایک دعا یہ ہے کہ:۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ آیت ۱۱۴)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) یہ کہتا رہ کہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔

اللہ تعالیٰ کے پوری اُمّت کی بھلائی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس دعا کے سکھلانے اور اس دعا کو بالالتزام کرنے کی تاکید فرمانے سے صاف ظاہر ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد کے لئے علم حاصل کرنا اور حاصل کردہ علم کو مسلسل بڑھاتے چلے جانا ازبس ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حصولِ علم کی اہمیّت ذہن نشین کرانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اَور اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ (اے رسول! تو پوری اُمّت کی رہنمائی کے لئے انہیں مخاطب کر کے) کہہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ (یعنی عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے اِس لئے حصولِ علم میں غفلت نہیں برتنی چاہیئے لیکن) نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

اِسی پر بس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر کو مزید واضح کرنے کے لئے کہ علم کی تحصیل کرنے والے اور علم حاصل نہ کرنے والے درجہ میں برابر نہیں ہو سکتے مزید بتایا کہ جو لوگ تحصیلِ علم کی جدّ و جہد میں مصروف ہوں گے اور اپنے علم میں اضافہ کے لئے مسلسل جدّ و جہد اور دعائیں کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کے درجہ اور مقام کو بلند کرتا چلا جائے گا اور انہیں دوسروں پر ہمیشہ فضیلت اور بزرگی حاصل رہے گی۔ چنانچہ فرمایا:۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (المجادلہ آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ اِن کو جو کہ مومن ہیں اور علمِ حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے (یعنی وہ خوب جانتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد کون تم میں سے حصولِ علم کے لئے کوشاں ہے اور کون اس سے لاپرواہی برت رہا ہے)

حصولِ علم کی اِس بنیادی اہمیّت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کے افراد پر حصولِ علم کی اہمیّت ہی واضح نہیں فرمائی بلکہ اسے ان کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ بنا کر علم کی تحصیل کو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے لئے لازمی قرار دیا۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (ابنِ ماجہ)

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اور پھر فرض بھی اِس رنگ میں اور اِس حد تک ہے کہ اگر اِس فرض کی ادائیگی میں مشکلات و مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑے تو انہیں بطیبِ خاطر برداشت کیا جائے۔ اِسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اَور حدیث میں فرمایا:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ

یعنی علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین کے کناروں تک جانا پڑے۔

جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس حدیث کی شرح میں رقم فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کا ذکر اِس لئے فرمایا کہ "اُس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے چین کا ملک نہ صرف عرب سے ایک دُور ترین ملک تھا بلکہ اس کے رستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی کوفت اور غیر معمولی خطرے کا موجب تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کے ملک کو مثال کے طور پر بیان فرما کر دراصل اشارہ یہ کیا ہے کہ خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی دُور جانا پڑے اور کیسی ہی تکلیف کا سامنا ہو علم وہ چیز ہے کہ اس کے لئے مومن کو ہر تکلیف اُٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہیئے۔" (چالیس جواہر پارے صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصولِ علم کی فرضیت ہی ذہن نشین نہیں کرائی بلکہ اس کی فضیلت، عظیم الشان برکات اور اس کے نتیجہ میں رفع درجات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مثال کے طور پر حضرت ابو درداءؓ کی بیان کردہ روایت کی رُو سے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالبِ علم کے شغف پر خوش ہو کر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔

اِس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ حصولِ علم کی یہ فضیلت اور اس کی یہ عظیم الشان برکات اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی رُو سے حُسنِ نیّت کے ساتھ وابستہ ہیں اگر نیّت نیک ہے تو حصولِ علم کی جدّ و جہد انسان کے لئے رفع درجات کا موجب بن جاتی ہے جنّت کا حصول اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے، آسمان کے فرشتے اس کے آگے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور زمین و آسمان میں رہنے والی کُل مخلوق اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتی ہے اور اگر نیّت نیک نہیں ہے تو پھر حصولِ علم کی جدّ و جہد جنّت کی بجائے درِ دوزخ کی کلید بن جاتی ہے اور ایسے نام نہاد عالم کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ کے سوا اَور کچھ نہیں ہوتا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ علم صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیّت سے حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر نیّت دُنیا کمانا اور دوسروں پر اپنی بڑائی جتانا ہو تو پھر انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عذاب کا مورد بنے بغیر نہیں رہتا۔ اِسی لئے حضرت ابنِ عمرؓ کی روایت کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (ترمذی ابواب العلم)

یعنی جس نے علم حاصل کیا غیر اللہ کے لئے یا جس نے علم کے ذریعہ سے غیر اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ کیا تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ ہی میں تلاش کر رکھے۔

اِسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ جَهَنَّمَ۔

یعنی جس نے علم اِس غرض سے حاصل کیا کہ اہلِ علم کے درمیان فخر و عزّت حاصل کرے اور بے علموں کا ناطقہ بند کر دے اور لوگوں میں نام و نمود حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنّم میں داخل کریگا۔

یہ احادیث مبارکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ میں بیان کردہ عظیم الشان صداقت کی آئینہ دار ہیں۔ وہی علم جسے اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کیلئے حصولِ جنّت اور رفع درجات کا ذریعہ قرار دیا ہے نیّت میں فتور آنے کے نتیجہ میں انسان کو دوزخ میں پہنچانے کا موجب بن جاتا ہے۔ اِس لئے ہر نیک کام میں نیّت کے نیک اور درست ہونے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اگر نیّت نیک ہے تو پھر وہ عمل خدا کی نگاہ میں مقبول ہے اور اگر نیّت نیک نہیں تو پھر وہ عمل خواہ بظاہر کتنا ہی نیک نظر آئے قبولیت کا درجہ نہیں پا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعہ صلیب اور جدید تحقیقات

تقریر مکرم شیخ عبد القادر صاحب آف لاہور بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۵)

تخت سلیمان کے کتبے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں فرماتے ہیں:۔

"پرانی کتابوں میں (یوز آسف کے بارہ میں) لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف سے آیا تھا اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا۔ اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس پر یہ لفظ تھے کہ:۔

"یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلادِ شام سے آیا تھا۔ نام اس کا یوز ہے۔"

پھر وہ کتبہ سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے مٹایا گیا اور وہ الفاظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے۔" (ص ۱۶)

ان کتبوں کے بجھے ہوئے نقوش آج بھی موجود ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں جیمس فرگوسن نے جو کہ دنیا میں تعمیرات آثار قدیمہ کا بہت بڑا عالم اور ماہر تھا۔ ان کتبوں کا ذکر کیا ہے اور لکھتا ہے:۔

"فارسی کتبے عہد مغلیہ میں کسی مرمت کے دوران لکھے گئے۔ تاریخ لکھی گئی یعنی ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء۔ یہ اورنگ زیب (رحمۃ اللہ علیہ) کا سال ہوتا ہے یہ تاریخ ایک دیوار پر کندہ ہے"

(History of Indian and Eastern architecture (1910) Vol. I P. 254-255.)

پنڈت رام چند کاک ڈائرکٹر آثار قدیمہ ریاست جموں و کشمیر اپنی مشہور کتاب "Ancient Monuments of Kashmir" میں لکھتے ہیں:۔

"کشمیر میں تخت سلیمان پر مندر ایک ہشت پہلو اونچی بنیاد پر کھڑا ہے۔ مندر پر پہنچنے کے لئے دو بالمقابل دیواروں کے اندر سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ ان سیڑھیوں پر دو کتبے فارسی زبان میں لکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک پر ۱۰۶۹ ہجری درج ہے دونوں کتبے گزشتہ چند عشروں میں مٹ گئے ہیں۔ اب پڑھے نہیں جاتے۔" (ص ۲۴)

کوہ سلیمان کے ان کتبوں کا ذکر خواجہ حیدر ملک چادورا کی تاریخ کشمیر میں بھی ہے جو کہ عہد جہانگیر میں لکھی گئی (ص ۱۲، ۵۶) ان کتبوں کا متن اس نے نہیں دیا۔ وجیز التواریخ میں جس کا قلمی نسخہ سرینگر میں موجود ہے پہلے کتبے کا متن درج ہے:۔

"در این وقت یوز آصف دعویٰ پیغمبری ۔ میکند سال پنجاہ و چہار ۵۴"

یعنی اس مندر کی تعمیر کے وقت، یوز آسف نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔

قرائن بتاتے ہیں کہ یہ کتبے شروع میں کسی اور زبان میں تھے۔ مندر کئی دفعہ گرا اور بنا۔ کسی بعد کی تعمیر میں فارسی ترجمہ دیواروں پر کندہ کروایا گیا۔

کوہ سلیمان کی عمارات مختلف حوادث اور زلزلوں سے گرتی رہیں۔ جب ان کی دوبارہ تعمیر ہوئی تو ان کتبوں کی تجدید ہوتی رہی۔ مغلیہ عہد کی کسی مرمت کے دوران یہ کتبے بحال کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ دیوار پر تاریخ ۱۰۶۹ھ درج ہے جو کہ عہد مغلیہ کی کسی مرمت کی نشاندہی کرتی ہے۔

میجر ایچ ایچ کول نے اپنی کتاب "کشمیر کی عمارات قدیمہ" میں مندر کے ستونوں پر لکھے ہوئے دو کتبوں کا فوٹو شائع کیا ہے اور سیڑھیوں کی دیوار پر کندہ دو کتبوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ مٹے ہوئے نقوش ہیں، دونوں دیواروں کی اطراف پر فارسی حروف میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔

(Major. H.H. Cole. Illustrations of Ancient Buildings in Kashmir P. 8)

بہرکیف آج ان کتبوں کے مضمون کا علم ہو چکا ہے اور یہ راز پورے طور پر منکشف ہو گیا ہے۔ پہلے کتبے کا مضمون یہ ہے:۔

"در این وقت یوز آصف دعویٰ پیغمبری میکند"

دوسرے کتبے کا مضمون ہے:۔

"ایشان یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است"

یعنی اس مندر کی تعمیر کے وقت یوز آسف نے جس سے مراد یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے اہل کشمیر کے سامنے دعویٰ پیغمبری پیش کیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام ہرات میں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں حضرت مسیح ناصریؑ کے سفر زندگی کا نقشہ دیا ہے اس نقشہ کی رُو سے آپ فارس سے افغانستان میں داخل ہوئے تو ہرات سے گزرے۔ ہرات کے متعلق آپ نے ثابت کیا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کا مرکزی مقام تھا۔ لکھا ہے:۔

"حضرت مسیح علیہ السلام سیر کرتے کرتے نصیبین تک پہنچ گئے تھے (جو کہ) ...... بیت المقدس سے تقریباً ساڑھے چار سو کوس ہے ...... فارس کی مشرقی حد افغانستان کے شہر ہرات تک ختم ہوتی ہے۔ یعنی فارس کی طرف ہرات افغانستان کی مغربی حد پر واقع ہے ...... ہرات سے درّہ خیبر تک تقریباً پانسو میل کا فاصلہ ہے۔ یہ ان ملکوں اور شہروں کا نقشہ ہے جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کا کشمیر کی طرف آتے ہوئے گزر ہوا۔ اس سیر و سیاحت سے آپ کا یہ ارادہ تھا کہ تا اوّل ان بنی اسرائیل کو ملیں جن کو شاہ سلمنذر پکڑ کر ملک میڈیا میں لے گیا تھا۔ (ص ۶۵-۶۷)

ایک مغربی مصنف کے حوالہ سے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:۔

"افغان لوگ ملک سیریا سے آئے بخت نصر نے انہیں قید کیا اور پرشیا اور میڈیا کے علاقوں میں انہیں آباد کیا۔ ...... (وہاں سے) نکل کر غور کے پہاڑی ملک میں جا بسے"

اسی تسلسل میں ...... طبقات ناصری کے حوالے سے لکھا ہے:۔

"شنسب نیسی خاندان کے عہد میں یہاں ایک قوم آباد تھی جس کو بنی اسرائیل کہتے تھے۔ یہ لوگ ...... (عہد رسالت مآب میں) ہرات کے مشرقی علاقہ میں آباد تھے۔" (ص ۹۳)

آگے قوم افاغنہ کے قبولیت اسلام کی تفصیل ہے۔

افغان مؤرخین کی روایت، جو کہ اللہ بخش یوسفی نے "آثار پٹھان" میں درج کی ہے یہ ہے کہ بخت نصر نے اپنے عہد حکومت میں قبائل بنی اسرائیل کو ہرات کے شمال مشرق کی طرف غور اور فیروز کوہ کی پہاڑیوں میں آباد ہونے کے لئے بھیجا۔ (ص ۴۹)

گویا ہرات اور غورستان میں بنی اسرائیل کے مراکز تھے۔ عصر حاضر میں علاقہ غور میں یہودیوں کی ایک نو آبادی کا انکشاف ہوا ہے علماء بنی اسرائیل کے وجود جن کے قریب الواح مزار ملے ہیں جن پر متوفی کا نام اور بائیبل کے بعض فقرے عبرانی میں مندرج ہیں۔ متن بہت پرانا ہے یعنی عبرانی بائیبل کے مسوداتی متن سے بھی پہلے کا۔ اور یہ انکشاف فرانسیسی ماہرین آثار قدیمہ نے کیا ہے۔ روما کے رسالہ "ایسٹ اینڈ ویسٹ" میں عبرانی الواح کے انکشاف پر ایک مقالہ شائع ہوا۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ کتبے بتا رہے ہیں کہ افغانستان کے یہودی بہت قدیم زمانے میں یہاں آباد ہوئے تھے۔ ان کی نو آبادی کے آثار بتاتے ہیں کہ ایران اور افغانستان میں یہودیوں کی آبادی کا ایک ہی زمانہ ہے۔

(دی ایسٹ اینڈ ویسٹ دسمبر ۶۲ء ص ۲۱۲)

"ایسٹ اینڈ ویسٹ" میں ان کتبوں کے فوٹوز بھی شائع ہو چکے ہیں۔ عہد حاضر میں دوسرا عظیم الشان انکشاف یہ ہوا کہ حضرت مسیح ہرات میں آئے تھے۔ ہرات کے عیسائیوں کے پاس ایک انجیل ہے۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیح صلیب سے بچ گئے۔ وہ بلاد مشرقیہ میں آ گئے۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کو "مسیح ناصری کشمیری" کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک یوز آسف سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح کے خلفاء کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ایا یحیی آپ کے ساٹھویں خلیفہ ہیں۔ جنہوں نے ایک مغربی سیاح کو یہ سب باتیں بتائیں۔ کشمیر سے اناجیل کا انکشاف باقی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف سے ظاہر ہے فرمایا:

"کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسر صلیب کے لئے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں" (خواب ۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء)

اس کشف کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام وصیت اور کسر صلیب لازم و ملزوم ہیں۔

خلافت ثالثہ میں آج کسر صلیب کے لئے ایک عظیم قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ مئی ۱۹۷۸ء میں لنڈن میں مسیح پر عالمی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جون ۱۹۷۸ء میں کاسر الصلیب کا قافلہ سرزمین انگلستان میں عیسائی دنیا کو (باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم
میرے ذاتی تاثرات

مکرم نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

سرخی مائل گندمی رنگ۔ بھاری بدن۔ میانہ قد۔ کتابی چہرہ۔ فکر و تدبر سے معمور۔ کشادہ پیشانی۔ آنکھوں میں حسین چمک۔ پروقار آواز، بس یہی حلیہ تھا۔ وضع قطع میں سادگی بھی تھی اور استقامت بھی۔ لباس ہمیشہ سادہ، شلوار و پنجابی کرتہ۔ اونچی باڑ کی سیاہ یا سرمئی رنگ کی ٹوپی۔ اکثر کھلے منہ کا پمپ۔

بانی صاحب مرحوم کی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی جرأت، بے خوفی اور حق گوئی تھی۔ بات کتنی ہی سچی ہو اور کتنی ہی بے باکی سے کیوں نہ کہی جائے۔ اگر کہنے کا سلیقہ نہ ہو تو بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ مرحوم کو بات کہنے کا سلیقہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ کوئی بات کہتے تھے تو وہ سنی جاتی تھی اور اس کا اثر ہوتا تھا۔

خدمتِ خلق کے جذبے نے انہیں اتنے بلند مقام پر پہونچا دیا تھا کہ جہاں ہر ایک کی رسائی مشکل ہے۔ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے میٹھی بات کہنا۔ الفاظ سے تسلّی دینا، زخمی دل کو مشورہ دینا آسان ہے اور ایسے ہر ایک کر سکتا ہے مگر وہ جو ہر ایک نہیں کر سکتا۔ یہ ہے کہ مشورہ بھی دیں۔ چارہ سازی بھی کریں۔ بیمار کو تسلی بھی دیں اور طبیب تک پہنچا کر علاج بھی کرا دیں۔

بانی صاحب راہنمائی نہیں رہبری کرتے تھے چودہ پندرہ سال کی بات ہے کہ اڑلیسہ کے ایک غریب نوعمر لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوا لیا۔ خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی۔ دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفّل رہے بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اس کو سٹیشن پہنچایا۔ ہاتھ میں ٹکٹ دے کر ٹرین میں بٹھایا اور الوداع کہہ کر گھر آئے۔

خدمتِ خلق کا راستہ ایسا پرخطر اور خاردار راستہ ہے کہ جس میں راہی کو برہنہ پا دوڑایا جاتا ہے۔ قدم قدم پر اس کی طرف طعن و تشنیع کے تیر پھینکے جاتے ہیں۔ مشکل اور سنگین حالات میں اس کے جذبۂ ایثار کو پرکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی خون و آگ کے سمندر میں اس سے غوطہ لگانے کا تقاضا کیا جاتا ہے اس منزل کے یہ ایسے راہ و رسم ہیں جس میں آزمائش ناگزیر ہے۔

۱۹۴۶ء کے کلکتہ کا تصور فرمایئے، جنون کا ہیجان ہے ہر طرف ہندو مسلم فسادات ہو رہے ہیں۔ کشت و خون کا بازار گرم ہے مکانات اور جھونپڑیوں کے جلنے سے شہر میں دھواں اور شعلوں کے جھونکے چل رہے ہیں۔ سڑکیں اور گلیاں غیر محفوظ ہیں۔ کرفیو لگا ہوا ہے۔ مسجد احمدیہ کا تعلق عملاً تمام احمدی گھرانوں سے منقطع ہو چکا ہے۔ اہالیان مسجد احمدیہ جو تعداد میں چھ یا سات تھے محصور تھے ان میں سے ایک خاکسار بھی تھا۔ ایک غمخوار اور دردآشنا دل نے خانۂ خدا کے غیر محفوظ ہونے اور محصور و مجبور احمدیوں کی کس مپرسی کا احساس کیا۔ کئی دنوں تک ہر روز صبح آٹھ بجے جبکہ کرفیو دو گھنٹے کے لئے اٹھا لیا جاتا۔ بانی صاحب اپنے تینوں بیٹوں (منیر احمد، نصیر احمد اور شریف احمد) میں دو بیٹوں کو باری باری مسجد احمدیہ ہماری خیریت دریافت کرنے کو بھیجتے رہے خدمتِ خلق کا جذبہ ملی، قومی اور علاقائی قیود سے بالاتر ہوتا ہے۔ یہ جذبہ ایسے تمام موقعوں پر ابھرتا ہے جب بندگانِ خدا پر مصیبت آتی ہے۔ فسادات کے دنوں میں مسلمانوں کے ایسے محلے جو غیر محفوظ تھے خالی ہونے لگے۔ تقریباً سو افراد پر مشتمل خانہ بدوشوں کا ایک قافلہ کولوٹولہ سٹریٹ کی طرف آیا۔ مکرم بانی صاحب مرحوم نے اپنے مکان کے ایک حصہ میں ان لوگوں کو ٹھہرایا اور جب تک کہ حالات معمول پر نہ آگئے ان کے خورد و نوش کا انتظام خود فرماتے رہے۔

بانی صاحب کے حسنِ سلوک، شفقت اور تواضع کے تذکرے آج بھی ان کی زبانوں پر ہیں۔

بانی صاحب کے ایثار و قربانی کی مثالیں تو بہت ہیں اور خاکسار ان کو جانتے بھی ہیں لیکن اصل چیز جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں بشاشتِ قلبی ہے جو وہ ہر مالی قربانی کے بعد محسوس کرتے تھے۔

ایک سال جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مولانا عبدالرحمان صاحبؓ سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ میں صبح کے وقت چہل قدمی فرما رہے تھے۔ خاکسار پر جب نظر پڑی تو اپنے قریب بلایا اور بڑے پیار سے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور منارۃ المسیح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ
"منارۃ المسیح پر آپ کو سیاہ دھبے نظر آتے ہیں؟"

میں نے عرض کی۔ "جی ہاں!"
فرمانے لگے کہ "ایک عرصہ سے یہ قابلِ مرمت ہے اور اس پر خرچ کثیر ہے۔"

میاں محمد صدیق صاحب بانی سے میں کہہ سکتا تھا۔ مگر مجھے تامّل ہے کیونکہ بانی صاحب نے پہلے ہی بہت ساری مالی قربانیاں کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ آپ بانی صاحب سے تحریک کریں۔

بانی صاحب اس وقت قادیان میں موجود تھے۔ خاکسار نے بانی صاحب سے اس بارہ میں گفتگو کی۔ مجھے خیال تھا کہ شاید موصوف اس طرف مائل نہ ہوں۔ مگر بانی صاحب نے بلا توقف مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "کہ آپ حضرت امیر صاحب (قادیان) سے کہہ دیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام اخراجات میں خود ادا کروں گا۔" اور آپ نے ایک معین رقم مرکز میں جمع کرا دی۔

کچھ دنوں بعد آپ نے کلکتہ سے مسٹر کے سی پال کو جو کنسٹرکٹر ہیں اور معماری کے کاموں میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ قادیان بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر اخراجات کا تخمینہ بھی پیش کیا۔ مگر افسوس کہ مناسب میٹریل کی کمیابی یا نایابی کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا۔ اب شاید یہ رقم قرآن شریف کے تراجم و اشاعتِ لٹریچر پر خرچ کی جا رہی ہے۔

بانی صاحب کو قادیان اور درویشانِ قادیان سے والہانہ محبت تھی تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جاتے اور درویشوں کے لئے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے۔

ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر گیا۔ دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی سے پارچات و کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے پیک کر رہے ہیں۔ خاکسار کے استفسار پر کہنے لگے کہ گزشتہ دو ماہ سے قادیان کی بھیجوں کے لئے میری بیوی۔ بہو بیٹیں اور بیٹی (شکیلہ اختر) خود ہی کپڑے سی رہی ہیں اور میں پیکنگ کا کام کرا رہا ہوں۔ دنیا کے اور تاجروں کی طرح بانی صاحب بھی ایک تاجر تھے اور نہایت ہی مصروف الاوقات تاجر۔ مگر وہ کون سی لگن تھی اور کیسا شوق تھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود وہ ایسے کاموں کے لئے وقت نکالتے اور اپنے ہاتھوں سے ایسے کام سرانجام دیتے۔

ایک بار بانی صاحب مرحوم گرمیوں کے دنوں میں قادیان تشریف لے گئے اور چند یوم قیام کر کے واپس آگئے۔ میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی، کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکیٹ دیتے ہوئے کہا کہ ابا جان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے تھے اور گڑ تھا بانی صاحب نے یہ روٹیاں مہمان خانہ سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا

خود تصور فرمایئے۔ مرحوم کو دیارِ مسیحؑ سے کیسی عقیدت تھی کہ آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جا سکتا ہے

(باقی)

واقعہ صلیب اور جدید تحقیقات بقیہ صفحہ ۳

ایک حیرت انگیز چیلنج دینے کے لئے جا رہا ہے اس کے لئے جون ۱۹۷۸ء میں لندن میں کسرِ صلیب کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے

بہر کیف کسرِ صلیب کے لئے قلوب کی دنیا تیار ہو رہی ہے۔ خلافتِ ثالثہ کے کارناموں میں ایک زریں کارنامہ لندن کانفرنس کا اہتمام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسرِ صلیب کی جو خوشخبری قیصرۂ ہند ملکہ وکٹوریہ کو دی اس کی تکمیل کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس لندن جا رہے ہیں

احباب دعا کریں کہ کسرِ صلیب کا یہ مشن پایۂ تکمیل پہنچے اور "اللّٰہ اکبر۔ خربت خیبر" (تذکرہ صفحہ ۲۸۱) کے نعرہ سے ساری دنیا گونج اٹھے۔ (آمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلشانہ نے اپنے الہام سے فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے۔ اور تو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کر دے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہو گا۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۹)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم پیر عبدالحمید صاحب آف ڈیرہ دون وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

محترم پیرجی عبدالحمید صاحب آف ڈیرہ دون ۲۲ر جنوری ۱۹۷۸ء مطابق ۱۲ر صفر ۱۳۹۸ھ بروز اتوار کراچی میں بعمر قریباً ۸۷ سال وفات پاگئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ آپ کے اعزہ ۲۳ر جنوری کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لائے۔ اسی روز بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

محترم پیرجی عبدالحمید صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت پیرجی خدا بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوداگر اسلحہ ڈیرہ دون (جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کے پوتے، محترم پیرجی محمد حنیف صاحب مرحوم کے بیٹے، محترم جناب قیس مینائی صاحب کراچی کے بہنوئی اور محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر مرحوم انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خسر تھے۔ آپ ۱۱ر جولائی ۱۸۹۱ء مطابق ۱۴ر محرم ۱۳۰۹ ہجری کو ڈیرہ دون میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں ڈیرہ دون سے ہجرت کرکے قادیان آئے اور قیام پاکستان تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۷۱ء میں اپنے نواسے مکرم شفیق سلطان ناصر کے پاس واہ کینٹ چلے گئے تھے اور وہیں رہائش پذیر تھے۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل اپنے عزیزوں سے ملنے کراچی گئے اور وہیں ۲۲ر جنوری ۱۹۷۸ء کو وفات پائی۔ مرحوم بہت درویش صفت، قناعت گزار، ہر آن دعاؤں میں مصروف رہنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مرحوم کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ بچے نوعمری میں ہی فوت ہوجاتے تھے۔ صرف ایک بیٹی محترمہ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر مرحوم زندہ رہیں اور بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ مرحوم نے تین نواسے اور تین نواسیاں پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرکے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے، کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں:-

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰-۰۰
۲۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ جندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۳۔ مکرم فاروق احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۱۰-۰۰
۴۔ محترمہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۱۰-۰۰
۵۔ مکرم طارق محمود صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰-۰۰
۶۔ مکرم مظفر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۱۰-۰۰
۷۔ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۰-۷۰
۸۔ جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا	۱۵-۰۰
۹۔ " " ڈیرہ غازیخان	۲۵-۰۰
۱۰۔ " " جھنگ صدر	۱۵-۰۰
۱۱۔ " " فیصل آباد	۴۵-۰۰
۱۲۔ دوکانداران، گولبازار تا اقصیٰ روڈ ربوہ	۵۵۹-۷۳

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ہمارے ہاں
مندرجہ ذیل یونانی ادویات ہر وقت مل سکتی ہیں۔
دوائی کا نام اور قیمت درج ذیل ہے:-
(۱) "حب اٹھرا" مکمل کورس (۴۰۰ گولی) پچیس ۲۵ روپے
(۲) "نرینہ اولاد گولیاں" (تین کیپسول تیس گولیاں) تیس ۳۰ روپے
(۳) "زد جام عشق" (۶۰ گولی) تیس ۳۰ روپے
ملنے کا پتہ:- مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰ فون ۴۸۴۴۷

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل لاہور

ٹیکنیکل ٹریننگ کے علاوہ
نسیم سٹیل فکسر کی طرف سے آرٹ کی دنیا میں پہلا قدم
شام کے اوقات میں — آرٹ کی تین کلاسیں
① انٹیریر ڈیکوریشن ② پینٹنگ
③ پبلسٹی ڈیزائن
میٹرک پاس خواتین و حضرات کے لئے داخلہ جاری ہے۔
چھ ہفتہ کا ڈپلومہ کورس — فی کورس ۲۰۰/- روپے
احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰٪ رعایت — فون ۵۵۲۶۱
نسیم آرٹ اکیڈیمی مسلم کالونی سمن آباد۔ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
با اعتماد ادارہ ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
(رحمت بازار ربوہ) کو یاد رکھیں!

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت اور کاروبار کو
فروغ دیجیئے!

زرعی، سکنی پراپرٹی خریدنے کیلئے
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
فون دفتر ۵۰۸ — ۔ — فون گھر ۴۰۵

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف بہلولپور ضلع سیالکوٹ وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حلقہ نارووال جنہیں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ۲۵/۱/۷۸ کو بروز بدھ بوقت ۵ بجے شام ۸۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۱۶، ۱۷ سال کی عمر میں ۱۹۰۶ء میں قادیان جاکر دستی بیعت کی تھی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۶/۱ کو عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے کرائی۔

والد صاحب محترم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھتے تھے اگر کسی جگہ کسی کو کوئی تکلیف یا ضرورت ہوتی تو فوراً مدد کو پہنچتے تھے۔ مالی لحاظ سے بھی سلسلہ کی ہر خدمت کرتے رہتے تھے۔ اپنے والدین مرحوم کا چندہ تحریک جدید اب تک ادا کرتے رہے۔ تہجد گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو باعزت زندگی گزارنے کی توفیق دی احباب ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔

(محمود احمد (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) بیت النساء ۱۲ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ)

امرائے کرام/صدر صاحبان/صدر صاحبان موصیان

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

قاعدہ ۳۲۵ درباره وصیت کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہر جماعت میں امیر صاحب/صدر صاحب — صدر صاحب موصیان دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کریں گے جو ہر سال اس امر کی نگرانی کرے گی کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں؟۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ بتوسط امیر/صدر مقامی۔ مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائے گی۔

نائبہ صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔"

براہ کرم مندرجہ بالا قاعدہ کی تعمیل میں امراء صاحبان۔ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہر جماعت میں نگران کمیٹی مقرر فرمائیں اور جس موصی کے خلاف شکایت ہو اس کی بصیغہ راز رپورٹ اپنی وساطت سے مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائیں۔

تمام امراء/صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ براہ کرم نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیں کہ انہوں نے اپنی جماعتوں میں ایسی کمیٹیاں نامزد فرما دی ہیں اور وہ یہ مفوضہ نگرانی کر رہی ہیں؟۔

(صدر مجلس کارپرداز)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بہت سے احمدی طلباء اور طالبات ایم۔اے اکنامکس کا امتحان دے رہے ہیں، احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (ارشد محمود تبسم باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ)

۲۔ میرے برادر اکبر منصور احمد صاحب عباسی آج کل پنسلوانیا یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی خیروعافیت اور اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(فرخ جواد عباسی ۔ منیر کلینک ۱۱۔ ریلوے روڈ۔ لاہور)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ جمیلہ بیگم رانا کی خالہ جان چنیوٹ میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز مکرم میجر محمد امجد خان صاحب کی اہلیہ محترمہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے بھی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور)

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایئر کنڈیشنڈ دکان)
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ۔ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

انڈے بٹھانے اور چوزے پالنے
کا موسم آیا۔ انڈے لائیں اور چوزے نکلوائیں
ریٹ انڈے نکلوائی ۔/۷۵ سینکڑہ انڈے
ایک ہزار سے اوپر انڈے ۔/۶۰ " "
مرغ مرغی کی پہچان ۔/۵۰ سینکڑہ
۵۰۰ سے اوپر چوزوں کیلئے ۔/۲۵ "
ریٹ چوزے یکروزہ بٹھیاں ۔/۲۷۵ "
نر چوزے ۔/۱۵۰ "
خلیل پولٹری فارم محلہ دارالفضل ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور — نسخہ جات کی تیاری کیلئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔
پاکستان اٹومک انرجی کمیشن۔ اور۔ ایم۔ سی۔ پی۔ ایل
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں!

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی رجسٹرڈ
داخلہ ۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ کورس ۔ الیکٹریشن کورس
★ انسٹرکٹر امریکہ، آسٹریلیا میں تربیت یافتہ۔ تجربہ کار اور فنی تربیت کا ماہر ہے۔
● پراسپیکٹس دفتر سے مفت حاصل کریں۔
دفتر: الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سٹورس بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ۔ ربوہ

نمایاں کامیابی

عزیزم محمد یوسف نے اس سال ایف ایس سی کے امتحان میں آزاد کشمیر کے تعلیمی بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ عزیز کی یہ کامیابی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

خواجہ محمد رمضان
میرپور۔ آزاد کشمیر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴